امام جعفر صادق علیہ السلام

کا خط

مومنین کے نام

ترجمہ و پیشکش

سید ہادی حسن عابدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام المشارق و المغارب حضرت ابی عبداللہ
جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام کا خط

اصحاب کے نام

بہارالانوار کی سترویں جلد میں اسماعیل ابن جابر سے روایت ہے کہ امام علیہ السلام نے اپنے اصحاب کے نام خط تحریر فرمایا جسے مساجد میں لکھ کر لٹکا دیا گیا تھا۔مومنین اسے پڑھتے رہتے تھے۔روضہ کافی میں بھی یہ خط موجود ہے۔میں اسے ناسخ التواریخ ۔حالات امام صادق علیہ السلام۔ جلد نمبر ۷ سے ترجمہ کر رہا ہوں۔ التماس دعاء

سید ہادی حسن عابدی

فاتحہ کی درخواست میرے والدین اور میرے بھائیوں کیلیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنے پروردگار سے عافیت طلب کرو, تم کو صحت و تندرستی, رزق میں کشادگی, وقار سکون اور ان تمام چیزوں سے دور رہنا نصیب ہو جن سے تمہارے صالحین دور اور محفوظ تھے۔تم کو چاہیے کہ اہل باطل سے اختلاف رکھو , (سازش نہ کرو) اورانکی سختیوں کو برداشت کرو۔ان کے ظلم و ستم کو جس حد تک برداشت کر سکتے ہو , برداشت کرو۔ان سے لڑائی جھگڑے سے دوری کرو۔تم لوگ ان لوگوں کے ساتھ رفت و آمد رکھتے ہو , اس لئے ان سے نرم گفتگو رکھو اور لطف و رحمدلی سے کام لو۔ چونکہ تم لوگ اپنے دنیوی کاموں کے لئے اور مال کی فراہمی کیلیے مجبور ہو کہ ان کے ساتھ رفت و آمد اور خرید و فروخت کرو لہذاء ان کے ساتھ اس طرح کا تقیہّ برتو جیسا اللہ تعالی حکم فرماتا ہے۔اگر کبھی تم پر ایسا وقت بھی آ پڑے کہ یہ لوگ تم پر ستم کریں اور تمہارے چہروں سے ان پر نفرت ظاہر ہونے لگے , اگر اللہ چاہے تو تم کو ان کے شر سے دور کر دے۔جب بھی یہ لوگ تم پر حملہ کرتے ہیں اور تم کو سختیوں اور شدائد میں مبتلا کرتے ہیں تو جان لو کہ جو دشمنی , عداوت اور کینہ ان کے دل میں ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ان سب باتوں کے باوجود تمہاری اور ان کی کام کی جگہ ایک ہے

اورتمہارے خرید و فروخت کے مقامات مشترک ہیں۔تمہاری محفلیں اور تمہارے مخالفین کی محفلیں مشترک ہیں اسلیے کہ تمہارے دنیوی امور اور معشرتی رسوم ایک جیسے ہیں۔البتہ تمہاری روحیں اورتمہارے مخالفین کی روحوں میں یکسا نیت نہیں پائی جاتی۔چونکہ تمہاری روح میں اوران کی روح میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے تم لوگ کبھی بھی ان کے دوست اور وہ لوگ تمہارے دوست نہیں بن سکتے۔

اللہ تعالی نے تم لوگوں کو حق وصداقت قبول کرنے کی وجہ سے قابل احترام قرار دیا ہے۔دیدہ بصیرت اور حقیقت پر نظر رکھنے کی وجہ سے امتیاز عطا فرمایا ہے اور انھیں اس بلند مرتبہ صفت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔لہذاء اللہ تعالی کی ان فضیلتوں اور نعمتوں کے تعلق سے ہوشیار رہو, اور سچے دل سے شکر گذار اور خوش رہو۔اس بار گراں کو اٹھانے اور اسے منزل مقصود تک پہچانے کے لئے صدمات, زحمات اور مشکلات کے لئے صبر کرو۔البتہ وہ سیاہ دل, گندی روح اور نابینا آنکھ رکھنے والے جنکو بلند مقام اور اعلی صفات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اوران کی زندگی ہمیشہ تاریکی, جہالت, بدبختی اور سنگدلی میں بسر ہوتی ہے, ان کے پاس اچھے کاموں کی قدر وصلاحیت نہیں ہے۔ان کی مکاری اور بہانا بنانے کی صفت شک و وسواس سے شروع ہوتی ہے جو وہ ایک دوسرے سے رکھتے ہیں۔اگر اللہ کے ان دشمنوں کو تم پر قدرت حاصل ہو جاے تو وہ تم کو حق سے ہٹا دیں۔اللہ تمہارا حافظ ونگہبان ہے۔وہ تم کو ان کے حملہ اور ان کے وسوسہ سے محفوظ

رکھتا ہے۔ لہذاء اللہ کی نافرمانی سے ڈرو ٫ اسکا تقوی اختیار کرو اور اپنی زبان کو ان باتوں سے بچائے رکھو جن میں اچھائی اور نیکی نہیں ہے۔اس بات سے پرہیز کرو کہ زبان سے جھوٹی بات ٫ دوسروں پر الزام تراشی کا گناہ اور لڑائی جھگڑے کے لئے کام لو۔اس لے کہ اللہ تعالی نے جن باتوں کو مکروہ قرار دیا ہے اور انھیں نہ کرنے کی ہدایت دی ہے ٫ اگر تم اپنی زبان کو ان باتوں سے بچائے رکھو ٫ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔زبان کی تیزی اور بیان کی چاشنی ٫ جس سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے اس میں اسباب ہلاکت اور عاقبت کی تباہی ہے۔اللہ کے نافرمان بندوں پر اللہ کے غضب کا باعث ہوتا ہے اور بندہ کو اس بہرہ پن ٫ گونگے پن اور اندھے پن کی طرف لے جاتا ہے جسکا تذکرہ اللہ نے قرآن میں قیامت کے تعلق سے فرمایا ہے کہ: بہرے گونگے اور اندھے ہیں اور کسی قسم کی سوچ وفکر نہیں رکھتے یعنی نہ عقل رکھتے ہیں اور نہ اس کے اظہار کا موقع رکھتے ہیں۔(سورہ بقرہ آیت ۱۷۱)

تم کو چاہیے کہ ان باتوں سے دوری کریں اور ان کاموں سے پرہیز کریں جن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے۔اس تعلق سے گفتگو کریں جسے تمہاری آخرت کے لئے مفید قرار دیا ہے اور جسکی جزاء اللہ تعالی عطا کرنے والا ہے۔اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس اور حمد وثناء کریں۔اس کی بارگاہ میں عجز و انکساری سے دعاء کریں اور ان باتوں کو انجام دیں جن میں نیکی وثواب ہے اور اللہ کے سوا کوئی اس کے ثواب کا اندازہ نہیں لگا سکتا٫لہذاء ان چیزوں کو کثرت سے انجام دو۔

اللہ تعالی نے باطل افراد کے قولوں کے دہرانے سے منع فرمایا ہے, جن کے بیان کرنے والے آخر کار مر گے اور اپنے قول سے اور اپنی بات سے توبہ بھی نہ کی اور زبان بند ہو گئی۔ وہ لوگ دوزخ کے شعلوں اور بری عاقبت کا شکار ہونگے۔ ان کے قول سے اپنی زبان کو محفوظ رکھو, اس قسم کے قولوں اور ایسی باتوں سے دور رہو۔

تم لوگوں کو چاہیے کہ اللہ کبریا کی بارگاہ میں ہمیشہ دعاء لے لئے اپنی زبان کھولیں اسلئے کہ مومن بندہ نے اپنی ضروریات کی تکمیل کیلیے کسی عمل کو دعاء سے بہتر نہ پایا۔ حضرت ایزدی کی طرف رغبت و رجحان کیلیے تضرع اور عجز و انکساری سے بہتر کوئی چیز نہ پائی۔ لہذا ء جن چیزوں کی اللہ تعالی نے رغبت دلوائی ہے اس کی طرف رغبت کریں اور جن چیزوں کو انجام دینے کی دعوت دی ہے, اسے انجام دیں, تا کہ کامیاب رہیں اور اللہ کے عذاب سے نجات حاصل کرسکیں۔ جن باتوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے انجام دینے سے دور رہیں, اس لئے کہ جو اللہ کے محرمات کو انجام دیتا ہے, وہ بہشت جاوید اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

جان لو کہ اللہ تعالی کی اطاعت نہ کرنے اور اس کی معصیت کرنے کی وجہ سے انسان کے قلب وخیالات میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں جو منحوس و برے ہوتے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے انسان دنیا کی ان لذتوں کو اختیار کرلیتا ہے جنکی مدت کم اور جو جلد ختم ہو جاتیں ہیں۔ ان ہی لذتوں کی خاطر انسان حرام کاموں کو کر گذرتا ہے جس کے نتیجہ میں گناہ اور جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں اور کرامتوں کے بدلے میں, دنیا کی

ختم ہونے والی لذتوں کو اختیار کر لیتا ہے۔ افسوس ہے اس گروہ پر جس نے چند لمحوں کی خوشیوں کو جو پشیمانی سے زیادہ قریب ہے, اور اس کرّ و فرّ کو جو نقصان و خسارت کا ساتھی ہے, اور اس کیفیت کو جو قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں نقصان کا باعث بنے, اختیار کیا۔ اللہ کی بارگاہ میں پناہ مانگو اس بات سے کہ وہ کبھی بھی تم لوگوں کو اس گروہ کی طرح نہ ہونے دے اور ان تمام چیزوں سے تم کو دور رکھے جس کی وجہ سے وہ لوگ اس میں مبتلا ہوے اور اس مصیبت میں گرفتار ہوے۔ ہمارے اور تمہارے لیے کوئی اور قدرت و طاقت نہیں ہے سوائے اللہ تعالی کی قدرت کے۔

لہذا تم لوگ جو عذاب سے, بے عزتی سے, کفر سے, شقاوت و بدبختی اور نفاق سے نجات حاصل کیے ہوئے ہو, اللہ کا خوف رکھو اور اللہ کا تقوی اختیار کرو, تا کہ اللہ نے جو تمہیں عطا فرمایا ہے, اسے آخری منزل تک پہنچا سکو اور انھیں پوری طرح انجام دے نہیں سکتے جب تک تم بھی اپنے گذشتہ صالحین کی طرح نہ بن جاو۔

جب تک ہوای نفس اور مال دنیا کی آزمایش میں مبتلا رہو گے اس وقت تک تمہیں اللہ کے دشمنوں سے بیشمار تکلیفیں اور مصیبتں ملتی رہینگی۔ تم لوگ صبر و استقامت سے کام لو, خاکساری اختیار کرو, غرور کو اپنے سے دور رکھو اور ظالوں کے ظلم کو برداشت کرتے رہو۔ جب تک یہ دشمن تم کو ذلیل کرتے رہیں اور تم سے دشمنی و کینہ رکھیں, تم پر ظلم و ستم جاری رکھیں, اس وقت تک تم لوگ صرف اللہ کی خشنودی اور اسکی رضا حاصل کرنے کے لئے اور آخرت کی تمنّا میں اسے برداشت کرتے رہو۔ شدید

غیظ و غضب کو جو ان کے ظلم و ستم کی وجہ سے پیدا ہوا ہے, اللہ کی راہ میں برداشت کرلو اور دشمنوں کے نامناسب و برے خیالات کو جنکا مقصد تم کو تباہ و برباد کرنا ہے, اہمیت نہ دو اور مصیبت نہ سمجھو, یہاں تک کہ یہ لوگ تمہیں, حق کو اور حق عمل کو جھٹلایں اور اللہ کی راہ میں دشمنی کریں اور حق کے معاملے میں تم سے کینہ رکھیں۔ تم ان سب چیزوں کو صبر سے برداشت کرلو۔

اس جملے کی مثال پوری طرح اس قرآن میں جو جبرئیلؑ کے ذریعہ تمہارے پیغمبر ﷺ پر نازل ہوا موجود ہے۔ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ ان مکروہات اور رنج کے صدمات, مخالفت کرنے والے منافقوں کی حرکتوں, اور ان کی باتوں پر صبر سے کام لو جیسا کہ گذشتہ میں اولعزم پیغمبروں نے صبر کا مظاہرہ کیا تھا اور ان سے بدلہ یا انتقام لینے کے لے جلدی نہ کرو۔ (سورہ الاحقاف آیت ۳۵)

اسکے بعد فرمایا : چنانچہ بہت سے پیغمبروں کو اس سے قبل جھٹلایا گیا اور ان پیغمبروں نے مخالف لوگوں کے جھٹلانے اور انکے تکلیف پہنچانے پر صبر سے کام لیا۔ (سورہ انعام آیت ۳۴) ۔ رسول اللہ اور اللہ کے بھجوائے رہنماوں کو جھٹلایا اور انھیں حق کی راہ میں جھٹلا کر تکلیف پہنچائی۔ لہذا ءتم لوگوں کو اس گروہ کے تعلق سے اللہ کے حکم کو جان کر خوشی ہوگی کہ جسے اللہ نے خلقت کے طبعی اصول پر خلق فرمایا اور اس کفر کی وجہ سے جسکا علم اللہ کو انکی خلقت سے پہلے تھا ,

انھیں اس گروہ میں قرار دیا جس کے تعلق سے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا: ہم نے انھیں ان لوگوں کا امام قرار دیا جو اپنی قوم کو دوزخ کی آگ کی دعوت دیتے ہیں۔(سورہ القصص آیت ۴۱)

ان باتوں پر اچھی طرح غور وفکر کرو، بغیر فکر کے مت گذر جاو، اس لئے کہ جو کوئی ان باتوں یا اس طرح کی دوسری باتوں کو جنھیں اللہ تعالی نے ''امر و نہی'' کے عنوان سے واجب قرار دیا ہے، ان پر بغیر غور وفکر کے گذر جاے تو گویا اس نے اللہ کے دین کو چھوڑ دیا گناہ کا مرتکب ہوا، اور عذاب کا مستحق ہوا۔ اللہ اسے آگ میں منہ کے بل ڈال دیگا، وہ فرماتا ہے کہ اے وہ گروہ جو اللہ کی رحمت کی نعمت سے اور نجات کی نعمت سے سرفراز ہوے ہو اللہ تعالی اس نیکی اور خیر کو تم پر پورا کر دیگا۔

اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ اللہ کے دین اور اسکے احکامات کے تعلق سے ہوائے نفس، ذاتی رائے اور قیاس سے کام لے۔ اللہ تعالی نے قرآن کو نازل فرمایا اور اس میں ہر چیز کو تفصیل سے بیان کیا۔ قرآن کی تعلیمات کیلیے ''اہل'' مقرر فرماے۔ اللہ تعالی نے انھیں اپنے علم سے نوازا، اس بات کی اجازت نہ دی کہ ہوائے نفس، ذاتی رائے اور قیاس سے اس کی تعلیمات کو حاصل کریں۔ اللہ تعالی نے اس علم کے نور سے جو انھیں عطا فرمایا، اس گروہ کو مخصوص بنایا۔ اللہ نے اس علم کو صرف اپنی رحمت سے انھیں عطا فرمایا اور اس سے انھیں مکرّم فرمایا۔ اس بات سے انھیں بے نیاز کیا کہ وہ ذاتی رائے اور اپنی فکر وسلیقہ سے مطالب بیان کریں، جو علم و ایمان

کے نہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہ گروہ اللہ کے علم کے خزانے ہیں جو" اہل ذکر" قرار دے گے ہیں۔ اللہ تعالی نے امت کو ان سے پوچھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ گروہ امت کا محتاج نہیں ہے۔ یہ وہی ہیں جن سے سوال کیا جایگا۔ اللہ نے اپنے علم کی بنیاد پر ان کے حق کی تصدیق فرمائی اور انکی پیروی و اطاعت کو واجب قرار دیا تا کہ امت کی تعلیم و تربیت ہو سکے۔ اللہ کی مشیعت سے انکو علم قرآن اسقدر عطا ہوا جتنا لوگوں کو اللہ کی معرفت اور اور اسکے دین کی ہدایت کے لئے ضروری ہے۔ یہی قرآن کے اہل اور اللہ کی مخلوق کے امام ہیں۔ ان ہی سے علم حاصل کیا جاے کیونکہ اللہ نے ان کو علم کی وجہ سے مکرّم قرار دیا۔ ان سے علم حاصل کرنے سے وہ لوگ منہ موڑتے ہیں جو شقی و بد بخت ہیں, جنھوں نے گمراہی و ذلت کا ارادہ کیا اور اسے قبول کرلیا ہے۔ یہ شقی لوگ وہ ہیں جو ہوائی نفس, ناقص رائی اور باطل قیاس پر کام کرتے ہیں۔ شیطان ان پر مسلط ہے۔ یہ گروہ فطری شقاوت, بدبختی اور نفس امارّہ کے وسوسہ کی وجہ سے اہل ایمان کو کافر کہتے ہیں اور جو قرآن کی نظر میں اور اللہ کی بارگاہ میں گمراہ اور رسواء ہیں انھیں مومن کہتے ہیں۔ اسی طرح جن چیزوں کو اللہ نے اکثر امور میں حلال فرمایا یہ لوگ حرام اور جسے حرام قرار دیا یہ لوگ حلال کہتے ہیں۔ یہ نظریہ اور یہ کردار انکے ہوائی نفس کا نتیجہ ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا سے سفر کرنے سے قبل ان سے وعدہ لیا تھا لیکن ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد کہا کہ ہمکو اس بات کی اجازت ہے کہ جس بات پر اجماع کی رائی ہو اسے اختیار کیا جاسکتا ہے۔ یہ رائی, یہ قول اور یہ عمل, اللہ اور رسول ﷺ کی سری مخالفت ہے

اور کوئی ان سے زیادہ اللہ کے مقابلے میں جری نہیں ہے۔ان کی گمراہی واضح ہے کہ یہ اس طرح کا گمان رکھتے ہیں کہ انھیں اس بات کی اجازت ہے۔

جس طرح مخلوق پر اللہ کی اطاعت واجب ہے بالکل اس طرح رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل کی اطاعت و پیروی واجب ہے, اور جس طرح آپ کی حیات میں واجب تھی اسی طرح وفات کے بعد بھی واجب ہے۔ کیا اللہ کے دشمنوں کا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ ایک شخص جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا, اس میں یہ صلاحیت ہے کہ اسکی رائی, اسکے عمل اور اسکے قیاس پر عمل ہو؟۔ اگر کوئی کہے کہ صلاحیت ہے تو اس نے اللہ کو جھٹلایا اور گمراہ ہو گیا۔

اور اگر یہ کہے کہ کسی میں یہ صلاحیت نہیں ہے, تو گویا اس نے اپنے نفس پر حجت قائم کر لی اور اس بات کا اقرار کر لیا کہ اللہ کی اطاعت کی جاے اور اللہ کے حکم کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کے بعد۔ اللہ تعالی نے فرمایا: محمد نہیں ہیں مگر رسول کہ ان سے پہلے بھی رسول آے اور چلے گئے, اگر رسول مرجائے یا قتل ہوجائے تو کیا تم لوگ جاہلیت کی طرف پلٹ جاوگے, اور جو کوئی پچھلی طرف لوٹ جاے تو وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اللہ قریب میں شکر کرنے والوں کو جزاء دیگا۔(سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

جان لو اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت کرنی چاہیے اور اس حکم کی تکمیل رسول اللہ ﷺ کی حیات میں جس طرح ہوئی ہے بالکل اس طرح آپ کی حیات کے بعد بھی انجام پاے۔ دنیا کے کسی بھی انسان کو یہ اجازت نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور

حیات میں ہوائے نفس، اپنی رائے اور قیاس کے مطابق زندگی و بندگی کرے اور یہی حکم آپ کی زندگی کے بعد بھی قیامت تک ہے۔حلال محمدی ﷺ قیامت تک حلال اور حرام محمدی ﷺ قیامت تک حرام رہیگا۔

اللہ تعالی کی مدد ونصرت کی سب کو ضرورت ہے۔اس کے علاوہ کسی اور کے قبضہ میں طاقت وتوانائی نہیں ہے۔اللہ تعالی کو کثرت سے یاد کرو، اس لئے کہ اللہ تعالی پسند فرماتا ہے کہ اسکے مومن بندے اسکا تذکرہ کریں اور اسے کثرت سے یاد کریں۔مومن سے اسکی دعاوں کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔اللہ تعالی مومن کی دعاوں کو قیامت کے دن عملی کردیگا کہ جنت میں اسکے درجات بلند ہوں۔لہذا جس قدر زیادہ ممکن ہو، دن رات کے ہر لمحہ میں اسکو یاد کرو۔جب مومن اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ بھی اسے یاد فرماتا ہے۔جو مومن اللہ کا ذکر نیکی سے کرتا ہے تو اللہ بھی اسکا تذکرہ نیکی سے فرماتا ہے۔لہذا جس قدر تم میں عبادت کی طاقت ہے اتنی اسکی عبادت کرو۔عبادت کے بغیر، اسکی اطاعت اور حرام سے بچے بغیر اسکی نیکی، خیر وثواب حاصل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ ''ظاہری و باطنی گناہوں سے دوری کرو'' اور یہ بھی جان لو کہ اللہ نے جن چیزوں سے دور رہنے کو فرمایا ہے اسے حرام قرار دیا ہے۔اس کلام مبارک سے یہ بات واضح ہے کہ شراب حرام ہے اور اللہ نے اس سے دوری کا حکم فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے اقول اور سنت کی پیروی کرو۔اس سے نصیحت حاصل کرو، اپنی نفسانی خواہشات اور اپنی ناقص رائے پر عمل نہ کرو کہ یہ تمہاری گمراہی کا باعث ہوگا کیونکہ

سب سے زیادہ گمراہ افراد وہ ہیں جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ذاتی رائی ٖ نفسانی خواہشات اور قیاس پر عمل کریں۔ جس قدر قدرت و توانائی رکھتے ہو ٖ اپنے نفوس کے ساتھ نیک عمل کرو۔ اگر کوئی خیر و نیکی کی تو اپنے نفش پر کی ٖ اور اگر کوئی برائی کی تو اپنے نفس کے ساتھ کی۔

لوگوں کی ساتھ اچھے اخلاق سے ملو ٖ مگر ان کو اپنے سر پر نہ چڑھالو۔ اللہ کے حکم کی اطاعت کرو کہ فرمایا: اللہ کے دشمنوں کو ان مقامات پر برا نہ کہو جہاں پر وہ سن سکتے ہیں ٖ اس لئے کہ وہ لوگ بغیر علم و اطلاع کے جوابا اللہ تعالی کے تعلق سے نازیبا باتیں کہینگے ۔ اگر کوئی اللہ کے ولیوں کو گالی دے تو ایسا ہی ہے جیسے اس نے اللہ کو برا کہا۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم لوگ اللہ کے دشمنوں کو برا کہتے ہو اور وہ اسے سن کر اللہ کے ولیوں کے حق میں برا کہتے ہیں ٖ اور اللہ کے ولیوں کو برا کہنا اللہ کو برا کہنے کے برابر ہے۔ اور اللہ کے نزدیک اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کے ولیوں کو برا کہنے کا باعث بنے۔ لہذاء اس تعلق سے خاموش رہو ٖ اور اس عمل سے دوری کرو ٖ اللہ کے حکم کی پیروی کرو۔

تم لوگ جو اللہ کے حکم کو بجالاتے ہو ٖ تم کو رسول اللہ ﷺ کے قول و سنت پر اور ان کے بعد آیمہ ہدہ ؑ جو اہل بیت رسول اللہ ﷺ ہیں ان کے اقوال پر اور انکی سنت پر عمل کرنا بھی نصیب ہو۔ اس لئے کہ جو کوئی رسول مختار ﷺ اور ایمہ ابرار ؑ کے اقوال و سنت کی پیروی کریگا ٖ وہ ہدایت کا نور پایگا اور جو کوئی اسے چھوڑ دیگا اور اس سے منہ

موڑے گا وہ گمراہ ہوجائے گا۔اس لئے کہ یہی وہ ہستیاں ہیں جنکی ولایت و اطاعت کا حکم اللہ تعالی فرماتا ہے۔ہمارے پدر گرامی رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ان ہستیوں کی اطاعت میں اور سنت کی پیروی میں، اگر کم عمل بھی ہو تو اللہ کی بارگاہ میں انجام کے لحاظ سے خیر اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے فائدہ مند ہوگا اس زیادہ عمل کی بہ نسبت جسے انسان نے بدعت کے عنوان سے اپنی ذاتی رائی اور اپنے ہی خیال کے مطابق نفسانی خواہشات کی بنیاد پر انجام دیا ہو۔

یاد رکھو کہ خواہشات کی پیروی اور بدعتوں کی تقلید جو حضرت احدیت کی ہدایت اور تعلیمات کے باہر ہے، گمراہی وضلالت ہے۔ہر گمراہی و ضلالت بدعت ہے، اور ہر بدعت گذار آگ میں جلے گا۔اللہ کی اطاعت کے بغیر، مصیبتوں ومشکلات میں صبر حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے، اسی طرح پروردگار کی خشنودی حاصل کے بغیر اسکے فضل وکرم اور نیکی کو حاصل نہیں کیا جاسکتا، اور صبر ورضا بھی اسی صاحب العطیات کی اطاعت ہی میں ہے۔

یہ یادرکھو کہ جو بھی اللہ کا بندہ، اس پر ہونے والے واقعات وحادثات پر، خواہ اسے پسند ہوں یا ناپسند، ان پر راضی نہ ہو تو وہ مومن نہیں ہے۔اللہ تعالی ان بندوں پر جو صابر و شکیب ہیں ان کے لئے ان ہی امور کو جاری فرماتا ہے جو ان کی ذات کے لئے مناسب و شایستہ ہیں۔

تم کو چاہیے کہ اپنی نمازوں خصوصا درمیانی نماز کے تعلق سے ہوشیار اور اسکی حفاظت

کریں۔قنوت میں اللہ سے رجوع کریں جیسا کہ اللہ نے تم سے پہلے کے مومنیں کو حکم فرمایا ہے۔تم کو چاہیے کہ مسلمان مسکینوں اور ضرورت مندوں سے دوستی و محبت رکھیں, کیونکہ جو کوئی غریب مسلمان کو حقارت کی نظر سے دیکھے گا اور فخر و غرور سے کام لیگا, اس کا دین کمزور پڑھ جایگا اور اللہ اس رسوا کرے گا, اور اس پر غضبناک ہوگا۔

چنانچہ ہمارے پدر بزگوار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے مسلمان فقراء کے ساتھ محبت کرنے اور انھیں دوست رکھنے کا حکم دیا ہے۔لہذاء جو مسلمان اسکے خلاف کرے, وہ اللہ و رسول ﷺ کا گناہ گار ہوگا اور باغی و سرکش افراد کی طرح مریگا۔اس بات سے بھی پرہیز کرو کہ بزرگی و غرور کا اظہار کرو, کیونکہ بزرگی و کبریائی صرف اللہ کی ذات کیلیے زیبا و مناسب ہے جو کامل الصفات ہے۔جو کوئی ایسا کریگا اللہ قیامت کے دن اسے رسوا کردیگا۔

اس بات سے خوف کرو کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے ساتھ بغاوت و دشمنی کا برتاو کرے کیونکہ یہ عمل نیک صفت افرد کا نہیں ہے۔جو کوئی بغاوت یا دشمنی کریگا, اللہ یہ عمل خود اسکے لیے لوٹا دیگا۔اللہ کی مدد و نصرت اسکے لیے ہوگی جس کے خلاف اس نے بغاوت و دشمنی کی ہے۔جس کو اللہ کی مدد و نصرت نصیب ہو وہی غالب و فاتح رہیگا۔

اس بات سے پرہیز کرو کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے تعلق سے حسد کرے, کیونکہ کفر کی جڑ حسد ہے(حسد کرنے والا اللہ کی عدالت سے لڑ بیٹھتا ہے اور آہستہ آہستہ وہ کفر اختیار کر لیتا ہے)۔

مظلوم مسلمان کے مقابلے میں ظالم کی مدد کرنے سے خوف کرو۔ اللہ تم پر لعنت کریگا اور مظلوم کی بددعاء بھی تمہارے حق میں قبول ہوگی۔ ہمارے پدر بزگوار نے فرمایا کہ مظلوم مسلمان کی دعاء جلد قبول ہو جاتی ہے۔ تم لوگوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کی مدد کرنے کا ثواب ایک مہینہ روزہ کی حالت میں مسجد الحرام میں اعتکاف سے بہتر و عظیم تر ہے۔

اس بات سے خوف کرو کہ تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کو مشکلات اور سختیوں میں مبتلا کر دے اور قرض یا کسی اور طلب کی وجہ سے جو تمہاری طرف سے اس پر ہے، اس پر سختی سے پیش آے۔ مثال کے طور پر اگر تمہاری کوئی چیز یا قرض کسی مسلمان کے پاس ہے اور افلاس وتنگدستی کی وجہ سے اسے لوٹانا مشکل ہو گیا ہے، تو تمہیں چاہیے کہ اس سے سختی سے مطالبہ نہ کریں۔ چنانچہ ہمارے پدر بزگوار رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جو کوئی مسلمان کو سختیوں اور مشکلات میں مبتلا کرے وہ خود مسلمان نہیں ہے۔ اور جو کسی مفلس مسلمان کو اتنی مہلت دے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو جاے تو قیامت کے دن اللہ اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دیگا۔

اے گروہ مومن، تم پر رحمت الٰہی شامل ہے اور تم کو اللہ کی مخلوق کے دوسرے طبقات پر اسی وجہ سے برتری حاصل ہے۔ اس بات سے ڈرو کہ اللہ کے حقوق جو تمہاری گردن پر ہیں وہ ادا ہونے سے رو کے رہیں اور تمہارے پاس وہ گھنٹوں اور دنوں کی قید میں پڑے

رہیں۔

جو کوئی اللہ کے حقوق ادا کرنے میں جلدی کریگا, تو اللہ بھی اس بات پر قادر ہے کہ اسے چند برابر نیکیاں اس دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے۔اور جو مومن اللہ کے حقوق ادا کرنے میں تاخیر سے کام لیگا, اللہ تعالی بھی اس بات پر سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہے کہ اس کے رزق وروزی کو تاخیر سے عطا فرمائے۔اللہ تعالی جس کی روزی کو تاخیر میں ڈالدے وہ ہرگز روزی حاصل نہیں کرسکتا۔لہذا اللہ کے حقوق کی جلد ادایگی کے ذریعہ اپنی روزی کو جلد حاصل کرو تاکہ تمہیں رزق بہتر اور آسانی سے نصیب ہو جائے۔کئی گنا زیادہ روزی جسکا حساب سوائے اللہ کے کوی اور نہیں کرسکتا, اسکے فضل و کرم سے حاصل کرلو۔

اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ یہ اللہ کی سنت ہے اسکے نیک بندوں کیلیے, جو پہلے بھی رہی ہے کہ وہ فرماتا ہے: جو کوئی بندہ اس خیال سے کہ اسے لوٹ کر اللہ کی بارگاہ میں جانا ہے خوش ہوتا ہے, وہ حقیقی مومن ہے۔اسے چاہیے کہ اللہ اسکے رسول ﷺ اور مومنین کی جماعت سے محبت رکھے۔امام کے دشمنوں سے اللہ کے حضور میں براءت کا اظہار کرے۔

امام کے تعلق سے جو فضیلتیں بتایں جایں اس پر ایمان لاے۔اگر وہ فضیلتیں اسکی نظر میں عجیب وغریب بھی دکھائی دیں تو اسے قبول کرے, کیونکہ امام کا مرتبہ اور ان کا درجہ ہر مقرّب فرشتہ اور پیغمبران مرسل اور ان لوگوں سے جو ان سے کمتر ہیں ان سب سے بالا تر ہے۔

کیا تم نے ان فضائل کو نہیں سنا جو اللہ تبارک وتعالی نے آیمہ ہدہ ؑ کے پیرو

مومنین کے تعلق سے بیان فرمایا کہ یہ وہ گروہ ہے جسے اللہ تعالی نے انعام عطا فرمایا ہے کہ ان کا ساتھ پیغمبروں، صدیقین، شھیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اچھے رفیق و ساتھی ہیں۔ ان لوگوں کو یہ عظمت و برتری ایمئہ علیھم السلام کی پیروی کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ لہذا غور کرو کتنے بلند مراتب وفضائل ہونگیں خود امامؑ کے۔ جس کسی کو خواہش ہو کہ اللہ تعالی اسکے ایمان کو اسطرح مکمل کردے کے وہ حقیقت کی بنیاد پر مومن بن جائے تو اس چاہیے کہ وہ ان شرائط پر عمل کرے جنھیں اللہ نے مومن کیلیے ضروری قرار دیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی نے مومن کیلیے شرط رکھی ہے کہ وہ اللہ کی ولایت، رسول اللہ ﷺ کی ولایت اور مومنین کے اماموں کی ولایت پر عمل کے ساتھ ساتھ نماز کا اقامہ، زکات کی ادایگی، اللہ کی خوشنودی کیلیے قرض الحسنہ دیں اور بری باتوں سے بچے رہیں خواہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ لہذا کوئی بات، کوئی مطلب، کوئی عنوان جو اللہ کے محرمات کے تعلق سے ہے وہ تشریح طلب نہیں رہ جاتا جزیہ کہ وہ سب اللہ کے حکم میں شامل ہے۔

لہذا جو بندہ، ہر وہ چیز جو اسکے اور پروردگار کے درمیان ہے اخلاص سے اطاعت بجا لائے اور عمل کرے اور اپنے نفس کو ان کاموں کے انجام دینے سے روکے جس سے منع کیا گیا ہے، تو ایسا بندہ اللہ کی بارگاہ میں، اللہ کی جماعت میں، اور اسکے لشکر میں قرار پائگا جو کامیاب ہے، یہی حقیقی مومن کا گروہ ہے۔

یاد رکھو تمام ''امر و نہی'' جنکا حکم دیا گیا ہے اس میں اللہ کی اطاعت کی

جاے۔جس کا حکم دیا گیا اسے انجام دیں اور جن سے منع کیا گیا ہے اس سے رو کے رہیں۔لہٰذاء جس نے بھی اللہ کے حکم کی پیروی کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو کچھ نیکی وخیر اللہ کے پاس تھا اس طرف متوجہ ہوے۔اور جس نے اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے اپنے کو دور نہ رکھا، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔اگر اللہ کی نافرمانی کرتے ہوے موت آجاے تو اللہ تعالی اسے منہ کے بل دوزخ میں ڈالدیگا۔

یہ جان لو کہ اللہ کی مخلوق خواہ وہ مقرب فرشتے ہوں یا پیغمبران مرسل یا وہ جوان سے کم درجہ کے ہیں، سب پر واجب ہے کہ اللہ کی اطاعت کریں۔اللہ کی اطاعت سے ہٹ کر کوئی اور چیز کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔لہذاء جسقدر ممکن ہو اللہ کی اطاعت کرو تا کہ حق وحقیقت کی بنیاد پر مومن بندوں کی فہرست میں قرار پاو تا کہ دلی خوشی ملے اور یہ کام اللہ کے سوا کسی اور کی قدرت و اختیار میں نہیں ہے۔

تم کو اپنے پروردگار کی اطاعت کرنا نصیب ہو اس قدر جس قدر قدرت وطاقت تم میں ہے اس لئے کہ وہ تمہارا پروردگار ہے۔(اسکا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تمہاری پرورش، تمہارا وجود، اور تمہاری تربیت اللہ کے فضل وکرم پر منحصر ہے) لہذاء یہ سب، اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم کی پیروی کے بغیر غیر ممکن ہیں۔دنیا وآخرت کی سعادت اور خوشی اسکی اطاعت کے بغیر غیر قابل تصور ہے۔

یاد رکھو اسلام کے معنی ہیں تسلیم کے اور تسلیم کے معنی ہیں اسلام کے۔لہذاء جو کوئی تسلیم ہے، اسکا نفس سالم ہے۔جسکا نفس سالم نہیں ہے، اسے اسلام سے کوئی فائدہ

حاصل نہیں ہوا ہے۔ جو کوئی اللہ کی اطاعت میں مسرور وخوش ہے, اسکا نفس پر اعلی درجہ کا احسان ہے۔ لہذاء جو چاہتا ہے اپنے نفس پر احسان کرے, اسے چاہے کہ پروردگار کی اطاعت خوشی خوشی انجام دے۔

اللہ تعالی کی نافرمانی کرنے سے ڈرو۔ جس نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی اس نے اپنے نفس سے بدرفتاری کی۔ احسان کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی کے پاس بھشت جاویدان ہے اور برائی کرنے والوں کیلیے آتش نیران۔ لہذاء اللہ کی اطاعت کرو اور اسکی نافرمانی سے دور رہو۔

یہ یاد رکھو اللہ کی کوئی بھی مخلوق چاہے وہ مقرب فرشتے ہوں یا انبیاء ومرسلین یا دوسرے درجہ کے افراد, وہ تم کو اللہ کی اطاعت سے بے نیاز نہیں کر سکتے۔ لہذاء جو کوئی شفاعت کرنے والوں کی شفاعت پر مسرور و شاد ہے, اسکے حق میں شفاعت اس وقت فائدہ مند ہوگی جب وہ خود اللہ کی رضا کا طلبگار رہو۔ اگر اللہ کی رضا نہ ہوگی تو شفاعت کرنے والے کی شفاعت سے فائدہ نہ ہوگا۔ اور تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور صاحبان امر کی اطاعت کے بغیر, اللہ کی رضا حاصل نہیں کر سکتا۔ ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور ان کی کسی بھی فضیلت سے چاہے چھوٹی ہو یا بڑی, انکار نہ کرے۔ جو ان کی فضیلتوں سے انکار کرے گا وہ جھوٹا کہلائگا اور جھوٹا منافق ہے۔ اللہ تعالی جسکا قول حق اور سچّا ہے, وہ منافق کے تعلق سے فرماتا ہے کہ منافق دوزخ کے نچلے طبقے میں جگہ پائنگے اور اس گروہ کو کسی کی مدد و

نصرت حاصل نہ ہوگی۔ جو کوئی اللہ کے سوا کسی اور کا خوف رکھے گا اور اسکی اطاعت کرے گا, اللہ تعالی اسے اہل حق کی جماعت سے خارج کر دیگا, اور پھر کبھی اس جماعت میں شامل نہ کریگا۔

جنھیں اللہ نے اہل حق کی جماعت میں قرار نہ دیا, وہ انسانوں اور جنوں کے شیطان ہیں۔ جو حیلہ, مکّاری, دھوکا, اور وسوسہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ بھی یہی کرتے ہیں۔ یہ سب چاہتے ہیں, اگر ان کو قدرت حاصل ہو جاے تو اہل حق کو ان بلند مقامات اور اعلی درجات سے, دور کر دیں, اور اس منزلت سے دور کر دیں جو اللہ نے اہل حق کو حق پر نظر رکھنے کی وجہ سے عطا فرمائی ہے, اور ان شیاطین کو اس سے کچھ نصیب نہ ہوا, اہل حق کو اسی وجہ سے قابل احترام قرار دیا۔

اللہ کے دشمن چاہتے ہیں کہ اہل حق اور وہ, شک, انکار اور حق کو جھٹلانے میں ایک جیسے ہو جائیں۔ تم لوگ اور وہ شیاطین ایک ہی درجہ میں قرار پائیں۔ چنانچہ پروردگار قرآن میں فرماتا ہے کہ: وہ چاہتے ہیں کہ تم کافر ہو جاو جس طرح وہ کافر ہو گئے اور تم اور وہ ایک جیسے ہو جاءں (سورہ النساء آیت ۸۹)۔ اسکے بعد اللہ تعالی نے حق کی مدد و نصرت کرنے والے گروہ کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ اللہ کے دشمنوں کو اپنا سرپرست قرار دیں, اس لئے کہ وہ لوگ شیطانی مکر و حیلہ کی وجہ سے تم میں نفوس کریں گے اور تم کو اللہ کی مدد و نصرت سے جسے اللہ نے تمہارے

لیے مخصوص کیا ہے, دور کردیں۔جس طرح تم لوگ بری باتوں اور برے عمل سے دور رہتے ہو, اور اپنے عمل اور اللہ کی اطاعت کی وجہ سے اللہ کی بارگاہ میں عاجزی سے درخواست کرتے ہو, ایسی کوئی اچھی و نیک صفت ان شیاطین میں نہیں پائی جاتی۔

تم میں سے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ انھیں دین کے کسی بھی اصول کا پورا علم اور اسکے مسائل و رموز سے واقف کراو, اس لئے کہ یہ تم سے جو معلومات حاصل کرینگے اگر اس سے ہٹ کر اس تعلق سے دوسرے سے جو معلومات ملینگے وہ ان معلومات کی بنیاد پر تم سے بحث ومباحثہ کرینگے, تم سے دشمنی برتیں گے اور تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرینگے۔جو بات تمہیں پسند نہیں ہے, اسے انجام دینگے اور چونکہ حکومت وسلطنت ظالم وستمگر ہے اس لیے کوئی بھی تمہارا بدلہ و انتقام نہیں لے گا۔

لہذا اپنی قدر ومنزلت کو جانو اور اپنا مقام اور اپنی حیثیت کو اپنے اور باطل کے درمیان محفوظ رکھو۔اہل حق کیلیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفوس کو اہل باطل کے درجہ تک گرالیں۔اس لئے کہ اللہ تعالی نے اہل حق کو اپنی بارگاہ میں اہل باطل کی منزل پر نہیں رکھا ہے۔کیا تم لوگوں نے اللہ کے اس قول کو نہ جانا اور نہ سمجھا کہ قرآن میں فرمایا: کیا انھیں جو ایمان لاے اور اچھے کام انجام دیے, انھیں ان کی طرح قرار دیتے ہو جو زمین پر فساد کرتے ہیں, جبکہ تم جانتے ہو کہ متقی و پرہیزگار فاسق و فاجر کی طرح نہیں ہو سکتا (سورہ ص آیت ۲۸) ۔

اپنے نفوس کو باطل کے نفوس کے ساتھ ملنے جلنے اور ساتھ بیٹھنے سے روکے

رکھو۔اپنے نفوس کا احترام کرو۔اللہ تعالی جس کے ذات کے لئے اعلی ترین صفات مختص ہیں اورتمہارے امام اورتمہارا دین جس پر عمل پیرا ہو انھیں اہل باطل کے سامنے پیش نہ کرو ورنہ اللہ کو غضب میں لاو گے اور تمہاری ہلاکت کا سبب ہوگا۔

اے اللہ کے نیک و صالح بندو اللہ کی اطاعت سے منہ نہ موڑو اور ان کی اطاعت سے جنکی اطاعت کا حکم اللہ تعالی نے تمکو دیا ہے تا کہ اللہ تمہاری نعمتوں میں اضافہ کردے۔جو کوئی تمہارے جیسے صفات سے آراستہ ہے اور تمہارے طریقہ مذہب پر ہے اس سے اللہ کی خوشنودی کیلیے محبت ومودت رکھواور جو تمہارے مذہب اورتمہارے صفات کا مخالف ہے اس سے اللہ کی خوشنودی کیلیے دشمنی و کینہ رکھو۔اپنی محبت ونصیحتوں کو تمہارے موافق لوگوں کے لئے رکھواور جولوگ تمہارے دین اور تمہارے صفات سے مخالفت کرتے ہیں تم سے روگردان ہیں اورتمہارے ساتھ دشمنی و کینہ رکھتے ہیں تم سے سرکشی کرتے ہیں ان کے ساتھ محبت و نصیحت کی بخشش نہ کرو کیونکہ یہ دین اور یہ روش ہے جس کی وجہ سے اللہ نے تم کو ممتاز کیا ہے۔ لہذاء سچّے دل سے اللہ کے حکم پر عمل کرو ان کی مصلحتوں کوسمجھو ان پر غور و فکر کرو ان سے غافل نہ ہوجاو۔جو تمہیں صراط مستقیم کی دعوت دیتا ہے صراط پر باقی رکھتا ہے اسے اپنالو۔جو بھی تمہارے ہوائے نفس کے موافق ہے اس ترک کردو۔اس بات سے پر ہیز کرو کہ اللہ کی ذات شریف کے مقابل میں غرور و تکبر کا اظہار کرو کیونکہ جو اس جسارت و بلا میں مبتلا ہوگا وہ اپنی تمام عبادتوں کو برباد کردے گا۔لہذاء اللہ کے حضور

اسکے دین کے ساتھ پایداری رکھو اورزمانہ جاہلیت کے اعمال و افعال کو نہ اپنا لو ورنہ ہدایت و فیض کے بجاے گمراہی اور نقصان اٹھانے والوں سے ہو جاو گے۔

اللہ تعالی ہمکو اورتمکو غرور و تکبرّ اور جسارت وغیرہ سے اپنی پناہ میں رکھے اور اللہ کے سوا کوئی اور یہ قدرت نہیں رکھتا کہ ہمیں ان چیزوں سے بچاے رکھے۔ اگر کوئی بندہ (ذات و صفات کے لحاظ سے) صاحب ایمان ہو، تو وہ اس وقت تک مر نہیں سکتا جب تک کہ اسکی نظر میں بدکرداری، بدچلنی، شر وفساد مکروہ عمل اور وہ خودان کاموں سے دوری نہ کرلے۔ اللہ تعالی اسے برے صفات جیسے غرور و تکبر سے دور رکھتا ہے۔ اسکے اخلاق کو پسندیدہ، اسکا مسکراتا چہرہ، اسلام کے زیور سے سجا کر اور دین کے وقار سے لبریز بنا کر اسے سکون قلب، قلبی خشوع اور دوسرے الہی صفات سے آراستہ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالی اسے نیک و صالحین سے محبت و دوستی رکھنے اوران سے لڑائی و جھگڑے سے دور رکھتا ہے۔

اسکے برخلاف، اگر کوئی بندہ ذات و صفات کے لحاظ سے شقی القلب کافر ہو تو وہ اس دنیا سے اٹھ نہیں سکتا جب تک کہ اسکی نظر میں بدکرداری، شرّ و فساد اچھے عمل نہ بن جایں۔ وہ شرّ سے قریب ہو جاتا ہے۔ جب شرّ و فساد کو پسند کرنے لگتا ہے تو غرور و تکبرّ، اپنی آپ تعریف، خود غرضی وغیرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسکا دل قساوت کرنے لگتا ہے اور وہ بداخلاقی کو پسند کرتا ہے۔ اسکا چہرہ غیر عادی

ہو جاتا ہے, اس سے فساد ظاہر اور شرم و حیا کم ہونے لگتی ہے۔ اللہ تعالی اسکے باطن اور چھپے ہوے کو ظاہر کر دیتا ہے۔ ایسا شخص حرام کاموں کو انجام دیتا ہے۔ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ اللہ کی اطاعت کو ناپسند کرتا ہے اور اطاعت کرنے والوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔

اب جبکہ مومن اور کافر کے حالات سے واقف ہو چکے ہو تو اللہ کی بارگاہ میں اس سے عافیت طلب کرو, کوئی اور یہ قدرت نہیں رکھتا سواے اللہ تعالی کے۔ اپنے نفس کو دنیا کی تکلیفوں, کو برداشت کرنے کی عادت ڈالو اس لئے کہ دنیا کی سختیوں پر شکیبای اور اللہ کی اطاعت بجالاتے ہوے مشکلات پر صبر کرنا اور اللہ کی محبت اور ان کی محبت میں جنکی اطاعت کا حکم اللہ تعالی نے فرمایا ہے, ان کی محبت و ولایت کی خاطر سختیوں کو برداشت کرنے کا اللہ تعالی کے پاس آخرت میں نیک انجام ہے, جو تمام دنیا کی مالکیت سے بہتر ہے (وہ دنیا جس میں اگر نعمتیں ہمیشہ رہیں, اسکے زرق و برق کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر ہو, اللہ کی معصیت ہو اور ان سے دوستی ہو جن سے دوستی نہ کرنے کا حکم ہے)

اسی لیے اللہ تعالی نے ان اماموں[ع] اور دین کے رہبروں کی ولایت کا حکم فرمایا ہے جن کے تعلق سے اپنی کتاب وافی ہدایہ میں فرمایا: جعلنا ھم ایمہ یھدون بامرنا ۔ اور یہ ایمہ اطہار علیہم السلام وہی ہستیاں ہیں جنکی ولایت اور اطاعت کا حکم اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اور وہ جنکو سرپرست قرار دینے سے منع کیا ہے اور جنکی

اطاعت سے روکا ہے وہ رہبر و امام اہل دنیا کو گمراہی, جہالت اور تباہی کے اندھیرے میں لے جاتے ہیں, اور اس جہان فانی میں اللہ کے اولیاء اور آل محمدؑ کے رھبروں پر حکومت و سلطنت رکھتے ہیں۔ اپنی حکومت کے بدترین ایام میں اللہ کی نافرمانی, رسول اللہ ﷺ کے حکم کے خلاف عمل کرتے ہوے اپنی زندگی کے دن کاٹتے ہیں تا کہ ہمیشہ رہنے والے عذاب اور آگ کے شعلوں کے مستحق ہو جایں۔

اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ رسول اللہ حضرت محمد مصطفی ﷺ اور ان سے قبل کے پیغمبروں کے ساتھ رہو تو اللہ تعالی نے قرآن میں جن قوموں کے واقعات اور ان کی داستانوں کو بیان فرمایا ہے, اس تعلق سے غور و فکر کرو اور اس تعلق سے حقایق و نکات پر غور کرو, آغاز و انجام پر نظر کرو۔ اللہ نے کس طرح سے ان نبیوں کو اور انکے ماننے والوں کو امتحانات اور آزمائشوں سے گذارا اس پر غور کرو۔ اسکے بعد اللہ سے دعاء کرو کہ وہ تمہیں سختیوں, مشکلوں اور مصیبتوں پر صبر کی توفیق عطا فرماے, جس طرح اس نے ان نبیوں کے پیرو مومنوں کو عطا فرمای تھی۔

اہل باطل سے جھگڑا کرنے سے پرہیز کرو۔ صالحین کی روش, ان کا طریقہ, ان کی طرح باوقار زندگی, سکون قلب کے ساتھ گذارنے کا طریقہ اختیار کرو۔ صالحین کا خشوع اور ان کا ورع اور ان کی طرح اللہ کا خوف, اسکی نافرمانی اور اسکے حکم کے خلاف جانے کے لیے تمہیں نصیب ہو۔ اور ان ہی کی طرح سچائی و وفا, جد و جھد وتلاش اللہ کی اطاعت میں اور اسکے حکم کے مطابق عمل کرنے میں نصیب ہو۔ اگر یہ چیزیں تمکو حاصل

نہ ہوں تو اللہ کی بارگاہ میں اس مقام ومنزلت کو نہ پاسکو گے جو صالحین کے لئے ہے۔
یہ بھی جان لو کہ جب اللہ تعالی اپنے بندہ کو دونوں جھان کی سعادت اور خیر و خوبی سے نوازنا چاہتا ہے تو اسکے سینہ کو اسلام کے نور سے گشادہ اور روشن کردیتا ہے۔
جب سینہ گشادہ ہوجاتا ہے تو اسکی زبان کو حق اور حق کی گفتگو کے لیے "گویا" اور اسکے دل کو اسکی زبان کے ساتھ کردیتا ہے کہ وہ حق پر عمل کرتا رہے۔ اور جب اللہ تعالی نے زبان وقلب کو حق کے کام اور حق کے امر میں اور حق کی گفتگو میں ایک جیسا کردیا, تو اس کا اسلام کامل اور ایمان مکمل ہوگیا۔ اس حالت میں اگر وہ دوسری دنیا میں منتقل ہو جاے تو گویا حقیقی معنوں میں مسلمان کے عنوان سے گیا۔

اگر اللہ تعالی بندہ کے تعلق سے سعادت ونیکی کا ارادہ نہ فرماے اور بندے کو اسکی اپنی حالت پر چھوڑ دے۔ اسکا سینہ گشادہ نہ کرے, اور جب زبان پر حق کی گفتگو جاری ہو اور دل اسکا ساتھ نہ دے اور اللہ تعالی حق کے تعلق سے عمل کرنے کی توفیق عطا نہ فرماے۔ اگر اس حال میں زندگی گذرے اور اسی حال میں دوسری دنیا میں چلا جاے, تو اللہ تعالی کے دربار میں منافق کے عنوان سے جایگا, اور وہ تمام باتیں جو زبان سے تو حق کے عنوان سے بیان کی گیں, مگر قلب میں نور اسلام نہ ہونے کی وجہ سے عمل میں ظاہر نہ ہویں تو وہی تمام باتیں اسکے خلاف حجت کے طور پر ہوجائں گیں۔
لہذا اللہ کا تقوی اختیار کرو اور اللہ سے دعاء کرو کہ وہ تمھارے سینوں کو اسلام کے نور سے گشادہ کردے, اور تمھاری زبانوں سے مرتے دم تک حق بات جاری ہوتی

رہے۔تم آ خری عمر تک اس حال پر باقی رہو، تمہارے قلوب کو صالحین کے قلوب قرار دے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور کوئی اس بات پر قدرت نہیں رکھتا سوائے اللہ کے اور تمام تعریفیں رب العالمین کیلیے سزاوار ہیں۔

جو کوئی اللہ سے محبت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ بھی اسے دوست رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت کرے، یعنی ہماری پیروی کرے، اللہ تعالی نے فرمایا: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم ط (اے رسول کہدو، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تا کہ اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے)

قسم ہے اللہ کی کوئی بندہ ہرگز اللہ تعالی کی اطاعت نہیں کرتا سوائے اسکے کہ اللہ تعالی اس بندہ کو اپنی اطاعت کی وجہ سے، جو ہماری اطاعت و پیروی ہے، اسے ہمارے پیرو افراد کی جماعت میں داخل فرماتا ہے۔ قسم ہے اللہ کی جو بندہ بھی ہماری اطاعت و پیروی کرتا ہے، اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ قسم ہے اللہ کی جو بندہ ہماری اطاعت سے منہ موڑتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ قسم ہے اللہ کی جو ہم سے دشمنی کرتا ہے، وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور جو اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوے اس دنیا سے جاے گا، اللہ تعالی اسے منہ کے بل جھنم کی آگ میں ڈال دیگا۔ و الحمدللہ رب العالمین۔